Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم چہار شنبہ

جلد ۵ | ۵ ماہ تبوک ۱۳۰۴ ش | ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ | ۵ ستمبر ۱۹۲۵ء | نمبر ۲۰۸

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۴ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے آج ۶ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو ابھی کامل افاقہ نہیں ہوا۔ کامل صحت کے لئے احباب دعا کریں

قادیان ۴ ماہ تبوک۔ آج صبح مسجد اقصےٰ میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے تعلیم القرآن کلاس کے لئے ذکر حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر دلچسپ تقریر فرمائی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد کے ایمان افزا اور دلچسپ واقعات عمدہ پیرایہ میں بیان فرمائے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ

حقیقی راہ نمائی کی بے جا مخالفت

(از ایڈیٹر)

دنیا میں جب ظلمت اور گمراہی پھیل جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ تک پہنچنے اور اس کی رضا حاصل کرنے کا رستہ گم ہو جاتا ہے اور حقیقی دین سے لوگ ناواقف ہو کر سراسر غلط اور روحانیت کو تباہ کر دینے والے عقائد اختیار کر لیتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ اپنے کسی مامور اور مرسل کو اپنی مخلوق کی ہدایت و راہ نمائی کے لئے دنیا میں مبعوث کرتا ہے وہ آکر ایک طرف تو لوگوں کو صراط مستقیم دکھاتا۔ اور خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کر کے دین و دنیا میں کامیاب ہونے کے طریق بتاتا ہے اور دوسری طرف ان پر ان کی اصل حقیقت واضح کرتا اور ظاہر کرتا ہے۔ کہ تم لوگ کتنی بڑی ظلمت اور تاریکی میں پڑے ہو۔ اور سیدھے راستے سے بھٹک کر کہاں سے کہاں جا پہنچے ہو۔ مگر باوجود اس کے کہ خدا تعالےٰ کا مامور اور مرسل جو کچھ کہتا ہے حرف بحرف صحیح ہوتا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ جن کے متعلق کہتا ہے۔ وہ خود جانتے ہیں۔ کہ بالکل سچ اور درست کہا جا رہا ہے۔ وہ شور مچا دیتے اور یہ کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ اس نے نیا دین ایجاد کر کے اصل دین کو برباد کرنے اور مخلوق خدا کو سیدھے راستہ سے ہٹا کر گمراہ کرنے کی ٹھان لی ہے۔

موجودہ زمانہ میں خدا تعالےٰ نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے مبعوث کیا۔ اور آپ نے تمام مذاہب کے لوگوں کو عموماً اور مسلمان کہلانے والوں کو خصوصاً مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ تم حقیقی مذہب سے کلیۃً بے بہرہ ہو چکے ہو۔ اور اسلام کا نام و نشان بھی تم میں نہیں پایا جاتا۔ تو تمام لوگوں نے ایک شور برپا کر دیا۔ اور مخالفت کا طوفان کھڑا کر دیا۔ جو اب تک جاری ہے۔ اور جس میں آج کل یہ کہہ کہہ کر مزید جوش پیدا کیا جاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے تمام مسلمانوں کو کافر قرار دے کر اسلام کو تباہ کر دیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ خود مسلمانوں کو اس کا اعتراف ہے کہ نہ تو انہیں یہ معلوم ہے۔ کہ اسلام کیا چیز ہے۔ اور نہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق رہ گیا ہے۔ اس بات کا اعتراف سمجھ سوچ اور غور و فکر کرنے والے بیسیوں لوگ آئے دن کرتے رہتے ہیں۔ اور حال میں اخبار "زمزم" (۲۹ اگست ۱۹۲۵ء) نے "سوچنے اور سمجھنے کی بات" کے عنوان سے مسلمانوں کو مخاطب کر کے لکھا ہے۔

"غور کر کے بتایئے کہ کیا واقعی اسلام کی حقیقت سے ہم پوری طرح باخبر ہیں۔ اور جس معنے میں اللہ تعالےٰ نے اسے استعمال کیا ہے۔ اس پر ہمارے علم کو پورا احاطہ ہو چکا ہے۔ اگر ہم اسلام کی حقیقت سے باخبر ہوتے۔ تو آج ہم کچھ اور ہوتے۔ اور ہماری حالت کا رنگ بدلا ہوا نظر آتا۔ ہماری سیرت اور ہوتی ہماری صورت اور ہوتی۔ ہمارے اخلاق و عادات اور ہوتے۔ اور ہماری رہنے اور بسنے کی دنیا اور ہوتی۔ اگر ہم اسلام کو سمجھتے۔ تو یا تو سرے سے اپنے آپ کو مسلمان ہی نہ کہتے۔ اور دنیا کو باور نہ کراتے کہ ہم وہی مسلمان ہیں جنہیں درگاہ نبوت سے تربیت کی سند عطا ہوئی ہے۔ اور جنہیں قرآن نے امۃ وسطا۔ خیر امۃ۔ شہداء علی الناس کے خطابات سے سرفراز فرمایا ہے یا پھر اپنے آپ کو صحیح معنوں میں مسلمان بناتے۔ اپنی اسلامیت پر قرآن کو گواہ ٹھہراتے۔ اور اپنی کردار سے ثابت کرتے۔ کہ قرآن جس اسلام کو پیش کرتا ہے۔ اس کے حامل اور عامل ہونے کا فخر ہم ہی کو حاصل ہے۔"

یہ جو کچھ کہا گیا ہے بالکل درست ہے۔ فی الواقعہ اگر مسلمان اسلام کی حقیقت سے پوری طرح باخبر ہوتے۔ تو آج ان کی حالت بالکل اور ہوتی۔ لیکن اسلام سے ناواقفیت نے جہاں انہیں پستی ذلت اور ادبار کے گڑھے میں گرا رکھا ہے وہاں اسلام کی حقیقت سمجھنے کے بھی بالکل ناقابل بنا دیا ہے۔ اور جو انہیں اسلام کی حقیقت سے واقف کرنے کی کوشش کرے۔ اسے اپنا بدخواہ اور حرم اسلام کا دشمن قرار دے کر اس کی مخالفت میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اس ادعا کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ کہ ہم ہی حقیقی مسلمان ہیں ہمیں کسی آسمانی مصلح اور مامور کو ماننے کی ضرورت نہیں۔ اور ہماری چھوٹی موٹی ضروریات کے لئے ہمارے علماء کافی ہیں۔ مگر جس دھوکہ میں مبتلا ہو کر یہ کہتے ہیں۔ اس کا ذکر کرتا ہوا اخبار "زمزم" لکھتا ہے:

"ہم بظاہر مسلمان ہیں۔ لیکن شریعت کی وہ کونسی حد ہے۔ جسے ہم نے نہیں توڑا۔ وہ کونسی غداری ہے جو ہم نے اسلام کے ساتھ نہیں کی۔ وہ کونسا عہد ہے جس پر ہم نے ضرب نہیں لگائی۔ اور وہ کونسا فرض ہے۔ جس کی روز روشن میں خلاف ورزی نہیں کی۔ ہم بے خوف ہو کر سود کا روبار کرتے۔ اور سود کے ترلقمے ہضم کرتے ہیں مگر مسلمان ہیں۔ ہم شراب پیتے اور قمار میں مشغول رہتے ہیں۔ مگر ہماری اسلامیت کو کسی قسم کا خطرہ نہیں۔ ہم عین نماز کے وقت سنیما میں حاضری دیتے ہیں۔ تاش اور چوسر سے دل لگاتے ہیں۔ اور مسجد کے زیر سایہ خرابات کی دوکان سجاتے ہیں۔ مگر یقین رکھو کہ ہم مسلمان ہیں۔ رمضان کا آفتاب طلوع ہے۔ مگر کام و دہن کی توانع میں فرق نہیں آتا۔ مگر کون کافر کہہ سکتا ہے۔ کہ ہم اسلام کا نمونہ نہیں۔ ہماری گردنیں اللہ کے دربار کے بجائے مزارات پر جھکتی ہیں۔ ہمارے دلوں میں ایک خدا نہیں۔ سینکڑوں معبود سمائے ہوئے ہیں۔ اور توحید الہٰی کو یکسر فراموش کر چکے ہیں مگر خدا کی قسم پکے مسلمان ہیں۔ ہم زمین اور جائداد کی خاطر عدالتوں میں اعلان کرتے ہیں۔ کہ شریعت سے ہمارا کوئی تعلق نہیں رواج ہماری شریعت ہے۔ جائداد ہماری معبود ہے۔ زمین ہمارا ایمان ہے۔ ہم قرآن کو چھوڑنے کا اعلان کرتے ہیں۔ تاکہ

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تاکہ زر اور زمین کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اس کے باوجود تم لوگ گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔ کیا ہی عمدہ تشریح ہے اسلام کی۔ کہ ہم قرآن کو نہیں مانتے۔ مگر قرآن کے ماننے والوں میں شامل ہیں۔ قرآن سے کھلی بغاوت کے بغیر چارہ نہیں۔ مگر ایسے کافر بھی نہیں۔ کہ اپنے آپ کو مسلمان بھی نہ کہیں۔ یہ ہے ہماری اسلامیت کا شاندار ریکارڈ اور یہ ہے اسلام سے ہماری وفاداری اور اطاعت کا نمونہ! یعنی پوری زندگی منافقانہ اور باغیانہ۔ پورا وجود غیر اسلامی اور کافرانہ پوری ذہنیت اسلام شکن اور فاسقانہ۔ مگر پھر بھی ہم مسلمان! پکے مسلمان اور کامل مسلمان ہیں‘‘۔

اب ایک طرف ان الفاظ کو رکھئے جن میں عام مسلمانوں کی حالت کا نقشہ خود انہی میں سے ایک سوچنے اور سمجھنے والے کے ہاتھ نے کھینچا ہے۔ اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان پر ان کی حالت واضح کرنے کے لئے جو کچھ فرمایا ہے۔ اس پر غور کیجئے۔ اور پھر بتلایئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کونسی ایسی بات کہی ہے۔ جس کا مسلمانوں کو خود اعتراف نہیں۔ اور وہ کونسی غیر اسلامی حرکت ان کی طرف منسوب کی گئی ہے۔ جس کا ارتکاب انہیں تسلیم نہیں۔ اگر کوئی بھی نہیں تو پھر مسلمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف غیظ و غضب ظاہر کرنے کے کیا معنی ہیں۔ اور وہ بھی اس صورت میں جبکہ آپ نے مسلمانوں کی ابتر حالت کا رونا رونے والوں کی طرح ان کے سامنے صرف ان کا تاریک پہلو ہی پیش نہیں کیا۔ بلکہ اس تاریکی سے نکلنے اور خدا تعالیٰ کے انعامات کے وارث بننے کا طریق بھی بتایا ہے جس طرح عام وہ لوگ جو مسلمانوں کے متعلق سوچتے اور غور کرتے ہیں۔ ان کی حالت کا نہایت بھیانک نظارہ دیکھ کر صرف یہ کہنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو پہلے مسلمان بناؤ۔ اسی طرح ’’زمزم‘‘ نے بھی یہ لکھا ہے۔ کہ

’’پہلے باغی مسلمانوں کو خدا کا وفادار بناؤ۔ ان کی ذہنیت کو اسلامی سانچے میں ڈھالو۔ شریعت کے سامنے سر جھکاؤ۔ ان کی گردن میں اللہ کی اطاعت کا حلقہ ڈالو۔ اور ان کے خیالات و احساسات اور اعمال پر اسلام کا رنگ چڑھاؤ‘‘۔

اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا ہے۔ کہ

’’جب تک مسلمانوں کو شریعت الٰہی کا تابع نہ بنایا جائیگا۔ یہ توقع نہیں کہ ان سے کسی مصنوعی ادارے کی اطاعت ہو سکے گی‘‘۔

مگر اس بات کا قطعاً ذکر نہیں کیا کہ باغی مسلمانوں کو خدا تعالیٰ کا وفادار کون بنائے۔ اور کس طرح بنائے۔ ان کی ذہنیت کو اسلامی سانچے میں کون ڈھالے اور کس طرح ڈھالے ان کی گردن میں اللہ کی اطاعت کا حلقہ ڈالے تو کون ڈالے۔ اور ان کے خیالات پر اسلام کا رنگ کون چڑھائے۔ یہی اصل اور حقیقی چیز ہے۔ مگر اسی کا بیان کرنا ان لوگوں کے لئے ممکن نہیں کیونکہ یہ کسی ایسے ہی انسان سے ممکن ہے جسے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو مسلمان بنانے کے لئے مبعوث کیا ہو۔ یہی وجہ ہے۔ کہ سب کے سب یہاں آکر دم بخود ہو جاتے ہیں۔ اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی ایک وجود ہے۔ جو پکار پکار کر دنیا سے کہتا ہے ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

اور جب تک مسلمان آپکو قبول نہ کرینگے اور آپکی بیان فرمودہ ہدایات پر عمل نہ کرینگے اسوقت تک اسلام سے اتنے ہی دور رہینگے۔ جتنے کہ اب ہیں۔ بلکہ ممکن ہے کہ ان کی دوری اور بھی زیادہ بڑھ جائے

واقفین زندگی برائے مالی کلاس زراعتی کالج لائلپور مطلوب ہیں

سلسلہ کو اپنی ضروریات کے لئے تین چار مالیوں کی ضرورت ہے۔ لہٰذا ایسے مڈل پاس واقفین زندگی جو زمیندارہ خاندان سے تعلق رکھتے ہوں۔ خصوصاً ارائیں قوم سے۔ اور جن کی صحت اچھی ہو اور زمیندارہ کام اچھی طرح کر سکتے ہوں۔ وہ اپنے نام بہت جلد پیش کریں اگر کوئی ایسے دوست ہوں جنہوں نے اپنے آپ کو وقف تو کیا ہوا ہے۔ اور اس ضرورت کے لئے موزون ہیں۔ لیکن اس وقت تک ان کو کسی خدمت سلسلہ کے لئے بلایا نہیں گیا۔ تو وہ بھی اپنے متعلق یاددہانی کرا دیں تاکہ ان کو اس ضمن میں موقعہ دیا جا سکے۔ اگر کوئی دوست زندگی وقف نہ کر سکیں لیکن سلسلہ کی طرف سے مالی کلاس کی تعلیم دلانے کی صورت میں وہ بعد میں کم از کم پانچ سال سلسلہ کے تجویز کردہ معاوضہ پر کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ بھی اطلاع دے ممنون فرمائیں۔ احباب فوری طور پر اس طرف توجہ فرمائیں۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

جائزہ لیں

اکثر احباب نے سیدنا حضرت امیر المومنین مثیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قربانیوں کے مطالبہ پر تحریک جدید دفتر اول کے گیارھویں سال یا دفتر دوم کے سال اول کے لئے لبیک کہا۔ اور اکثر نے ترجمۃ القرآن جو سات زبانوں میں ہو رہا ہے اس کے اخراجات میں شرکت کر کے ثواب لیا۔ بالعموم وعدہ کے وقت اکثر احباب کا ارادہ تھا کہ شروع سال میں ادا کر دینگے۔ اور ایک معتد بہ حصہ ادا بھی کر چکا ہے۔ مگر خاصی تعداد احباب کی ایسی ہے۔ جس نے ابھی تک ادا نہیں کیا۔ باوجودیکہ سال آخر کو پہنچ رہا ہے۔ پس آپ اپنے حساب کا جائزہ لیں۔ اور جو وعدے آپ کے قابل ادا ہیں۔ ان کو کوشش کر کے ۲۹ رمضان المبارک یا ۷ ستمبر تک ادا کر کے حضور کی دعا حاصل کریں۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

فطرانہ اور عید فنڈ

صدقۃ الفطر عید کی نماز سے بہرحال پہلے ادا کرنا لازمی ہے۔ جس کی شرح فی کس ایک صاع یعنی پونے تین سیر پختہ غلہ ہے۔ جس کا نصف بھی دیا جا سکتا ہے۔ لیکن مستحب یہی ہے کہ پورا صاع دیا جائے قادیان میں گندم کے موجودہ نرخ کے مطابق صاع کی قیمت ۹/ اور نصف کی ۴/۸ ہوتی ہے۔ اگر مقامی جماعتوں میں مستحق اور غرباء موجود ہوں تو ان کی امداد اس فنڈ سے کی جا سکتی ہے۔ باقی ماندہ رقم مرکز میں بھجوانی چاہیئے۔

عید فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک سے قائم ہے۔ اس فنڈ میں عیدین کے مواقع پر ہر ایک کمانے والے سے ایک روپیہ فی کس کے حساب سے رقم وصول کی جاتی تھی۔ اب بھی اسی کے مطابق وصول ہونی چاہیئے۔ سوائے غیر مستطیع احباب کے۔ کہ وہ جو کچھ دیں قبول کر لیا جائے اس فنڈ کی ساری کی ساری رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔

(ناظر بیت المال)

زندگی وقف کرنے والے نوجوانوں کے لئے ایک ضروری اطلاع

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے ان واقفین زندگی کو جو ابھی تک منتخب نہیں ہوئے۔ اگرچہ انہوں نے اپنی زندگی وقف کر دی ہے۔ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ حضور نے سر پر انگریزی طرز کے بال رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ اس بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے۔ کہ بال اس طرح رکھے جائیں۔ کہ سر کے کسی حصہ کے بال دوسرے حصہ کے بالوں سے چھوٹے بڑے بالکل نہ ہوں۔ خواہ سارے بال چھوٹے ہوں۔ یا بڑے ہوں لیکن یکساں ہوں۔

نیز داڑھی کے متعلق حضور نے کسی شرط کو پسند نہیں فرمایا۔ لیکن تاکید فرمائی ہے۔ کہ ’’داڑھی مومنوں والی رکھیں‘‘۔ آپ صاحبان حضور کے ارشاد کے پیش نظر ابھی سے کوشش کریں۔

(انچارج تحریک جدید)

فتح کی خوشی میں جماعت احمدیہ کالی کٹ کا جلسہ

کالی کٹ (مالابار) ۳ ستمبر ۱۹۴۵ء سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ کالی کٹ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ ۲ ستمبر کو ۵ بجے شام جماعت احمدیہ کالی کٹ کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ فتح کی خوشی منانے کے لئے زیر صدارت جناب حامد خان صاحب ایڈیٹر ’’مستقبہ دعوتی‘‘ ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں جناب مولوی عبد اللہ صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے برطانیہ کی شکست و فتح کے موضوع پر ایک مدلل تقریر فرمائی۔ اس میں آپ نے بتایا۔ کہ کس طرح ابتداء میں برطانیہ اور اس کے اتحادیوں پر نازک ترین وقت آیا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے مقدس بانیوں کی پیشگوئیوں کے عین مطابق اور جماعت احمدیہ کی متواتر دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں انہیں شاندار کامیابی بخشی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مبلغ اسلام اور ایک پادری کے درمیان ہائیڈ پارک (لنڈن) میں اہم مذہبی مسائل پر مباحثات

مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے گزشتہ سال ہائیڈ پارک لنڈن میں بعض اہم مذہبی مسائل پر ایک پادری صاحب سے متعدد مباحثات کئے تھے۔ جو سامعین کے لئے دلچسپی اور معلومات میں اضافہ کا باعث ہوئے اور پادری صاحب کو اپنی شکست تسلیم کرنی پڑی۔ اب کے پھر اسی قسم کے مباحثات کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف اپنی تازہ رپورٹ میں لکھتے ہیں:-

برادرم عبد العزیز صاحب کی کوشش سے گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی ہائیڈ پارک میں مباحثات کا انتظام کیا گیا۔ اس سال اس وقت تک جو مباحثات ہو چکے ہیں۔ ان کا نہایت اختصار سے ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

کیا اناجیل الہامی ہیں؟

پہلا مباحثہ ۱۸ر اپریل کو مندرجہ بالا موضوع پر ہوا۔ مسٹر گرین نے کہا چونکہ عہد قدیم کی پیشگوئیاں جو مسیح کے حق میں تھیں وہ یسوع مسیح کے وجود میں پوری ہو گئیں۔ اور یہ کہ دونوں عہد ناموں میں نہ یہ کہ کوئی اختلاف نہیں بلکہ کلی مطابقت پائی جاتی ہے۔ لہذا یہ کتب الہامی ہیں۔ میں نے جواب دیتے ہوئے عہد قدیم اور عہد جدید کے متناقض اقوال پیش کئے۔ پیشگوئیوں کے متعلق میں نے کہا نئے عہد نامہ میں خود مسیحؑ کی بہت سی ایسی پیشگوئیاں مذکور ہیں جو غلط نکلیں۔ انہوں نے اپنی آمد ثانی کے نشانات کا ذکر کر کے کہا کہ ان میں سے جو یہاں کھڑے ہیں بعض ان میں سے موت کا مزا نہ چکھیں گے جب تک وہ ابن آدم کو اپنی بادشاہت میں آتا نہ دیکھ لیں۔ پھر بارہ شاگردوں کے متعلق کہا کہ تم بارہ تختوں پر بیٹھو گے اور اسرائیل کے بارہ قبیلوں پر حکومت کرو گے۔ لیکن یہودا اسکریوطی بے ایمان ہو گیا۔ اور تخت بارہ کی بجائے گیارہ رہ گئے۔ پھر میں نے ان پیشگوئیوں کی حقیقت بتائی جو عہد قدیم کی مسیح پر لگائی گئی ہے۔ مثلاً متی نے لکھا ہے کہ نبیوں نے یہ کہا تھا کہ مسیح ناصری کہلائے گا۔ حالانکہ کسی نبی کا قول بھی عہد قدیم میں اس مفہوم کا موجود نہیں ہے۔ حالانکہ اس کا حوالہ دینا ضروری تھا کیونکہ یہود کا یہ اعتقاد تھا کہ گلیل جیسے حقیر و ادنیٰ علاقہ سے کوئی نبی مبعوث نہیں ہو سکتا۔ دوسرے جب وہ مصر سے واپس آیا تو اس پر بھی ہوسیع کے الفاظ متی نے چسپاں کر دیئے کہ میں نے اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا۔ حالانکہ وہاں صاف لکھا ہے کہ وہاں بیٹے سے مراد اسرائیلی نسل ہے جو بحکم خداوند مصر سے نکلے۔ میرے سوالوں کا مسٹر گرین کوئی معقول جواب نہ دے سکے۔

طلاق اور رجم

۲ر مئی کو باقاعدہ مباحثہ نہ ہو سکا۔ کیونکہ جو شخص پلیٹ فارم کرایہ پر دیا کرتا تھا۔ وہ پلیٹ فارم نہ لایا۔ تھوڑی تھوڑی گفتگو ہوئی۔ طلاق کا ذکر تھا۔ مسٹر گرین اور بعض دوسروں نے کہا کہ استثناء باب ۲۴ میں uncleanliness (بے حیائی یا مکروہ بات) کا جو لفظ ہے اس سے مراد زنا ہے۔ گویا موسوی قانون میں بھی طلاق کا سبب زنا ہی تھا۔ میں نے کہا پھر دوسرے خاوند کے لئے طلاق دینے کے لئے یہ شرط کیوں نہیں ذکر کی گئی۔ نیز مسیح کا یہ کہنا کہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ زنا کے علاوہ کسی اور وجہ سے طلاق نہ دی جائے خلاف واقعہ ہو گا کیونکہ ان کے نزدیک عہد قدیم میں بھی یہی لکھا تھا۔ مزید برآں موسوی قانون کے مطابق زنا کی سزا رجم تھی تو یہ مطلقہ دوسرے خاوند سے شادی کیسے کر سکتی تھی۔ مسٹر گرین نے کہا کہ سزا رجم نہ تھی۔ میں نے کہا میں عہد جدید سے ہی دکھاتا ہوں کہ زنا کی سزا رجم تھی یوحنا باب ۸ میں لکھا ہے کہ جب یہودی ایک زانیہ عورت کو مسیح کے پاس لائے۔ تو انہوں نے کہا کہ موسیٰ کا قانون تو یہ ہے کہ اسے رجم کرنا چاہیئے لیکن تو کیا کہتا ہے۔ مسٹر گرین سے کوئی جواب نہ بن سکا۔

قرآن مجید الہامی کتاب ہے

۱۱ر مئی کو ڈیڑھ گھنٹے کے قریب اس موضوع پر مباحثہ ہوا کہ کیا قرآن مجید الہامی کتاب ہے۔ میں نے قرآن مجید سے اس کے الہامی ہونے کا دعویٰ اور دلائل پیش کئے۔ اس کا بے نظیر ہونا۔ مخالفوں کا مثل لانے میں عاجز رہنا اور چند آئندہ کے متعلق پیشگوئیاں بیان کیں۔ مسٹر گرین کسی دلیل کو نہ توڑ سکے۔ قرآن کریم کی آیات میں تناقض ثابت کرنے کی کوشش کی۔ کہا کہ ایک جگہ تو مسیح کے متعلق لکھا ہے He was crucified اور یہ کہ وہ پھر زندہ کئے گئے جیسا کہ آیت انی متوفیک و رافعک الی سے ظاہر ہے اور دوسری جگہ انکار کر دیا ہے۔ میں نے کہا کہ قرآن مجید میں کہیں مسیح کے متعلق He was crucified اس کا حوالہ پیش کریں۔ چنانچہ دس منٹ تک تلاش کرتے رہے مگر ملتا کہاں سے۔ میں اس اثناء میں حاضرین کے سوالات کے جوابات دیتا رہا۔ اس مباحثہ میں ضلع راولپنڈی کے دو مسلمان فوجی بھی شامل تھے۔ وہ مباحثہ کو سن کر بہت خوش ہوئے۔

کیا عہد جدید الہامی ہے؟

۱۸ر مئی کو پھر اناجیل کے متعلق مباحثہ ہوا۔ مسٹر گرین نے مسیح کے حق میں عہد قدیم کی چند پیشگوئیاں بیان کیں۔ اور کہا استثناء میں لکھا ہے۔ جو کوئی خدا کا نام لے کر پیشگوئی کرے اور وہ پوری نہ ہو۔ وہ خدا نے نہیں کہی۔ لہذا جو پیشگوئیاں مسیح کے حق میں پوری ہوئیں۔ وہ خدا کی طرف سے تھیں۔ میں نے ان پیشگوئیوں کی اصل حقیقت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس معیار پر جب اناجیل کو پرکھتے ہیں تو وہ الہامی ثابت نہیں ہوتیں۔ انجیل میں لکھا ہے کہ مسیح نے کہا کہ وہ قبر میں تین دن اور تین رات رہے گا۔ لیکن وہ صرف ایک دن اور دو راتیں زیادہ سے زیادہ رہا۔ دوسری پیشگوئیاں بھی پیش کیں اور بہت سے اختلافات دکھائے۔ مرقس نے لکھا ہے کہ مسیح کو تین بجے صلیب دیا گیا۔ مگر یوحنا کہتا ہے چھ بجے کا وقت تھا جب اس نے مسیح کو یہود کے سپرد کیا۔ اس اختلاف کا لمبی بحث کے بعد مسٹر گرین کو اقرار کرنا پڑا۔ اور حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔

قرآن کریم کی پیشگوئیاں

۲۵ر مئی کو پھر قرآن مجید کے الہامی ہونے پر بحث ہوئی۔ میں نے منجملہ دیگر دلائل کے مندرجہ ذیل پیشگوئیاں پیش کیں۔ قرآن مجید کی حفاظت۔ کوئی اس کی نظیر نہ لا سکے گا۔ بیت الحرام پر کوئی مخالف حکومت قابض نہ ہو گی۔ جو اس کی تقدیس کی قائل نہ ہو۔ بت پرستی مکہ میں پھر عود نہ کرے گی وغیرہ۔ مسٹر گرین ان پیشگوئیوں کے خلاف کچھ نہ کہہ سکا اور بار بار کہتا رہا کہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ پہلے انبیاء کی کتابوں پر ایمان لاؤ جس کا میں نے تفصیل سے جواب دیا۔

یکم جون کو پلیٹ فارم بہت دیر سے پہنچا۔ اس لئے صرف مسیح کے نسب نامہ مندرجہ متی پر میں نے اعتراضات کئے اور کئی جگہوں میں اس کا عہد قدیم سے مختلف ہونا ثابت کیا۔

یہودیوں سے گفتگو

۸ر جون کو مسٹر گرین کے نہ پہنچنے کی وجہ سے پہلے برادرم عبد العزیز نے کچھ دیر تقریر کی۔ پھر میں نے اسلام کی تعلیم بیان کی۔ اور آخر کار یہودیوں سے سوال و جواب شروع ہو گئے۔ انہوں نے کہا حضرت عیسیٰ مسیح نہ تھے۔ میں نے کہا ان کی اس پیشگوئی کا وقوع کہ ان کے انکار کی وجہ سے یہود سے نبوت چھین لی جائے گی۔ ان کے مسیح ہونے کی بین دلیل ہے۔ ایک یہودی نے کہا کہ انہوں نے مسیح ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اسے ان کا دعویٰ انجیل سے دکھایا گیا۔ ایک نے کہا کہ وہ اس لئے سچے مسیح نہیں کہ انہوں نے کہا کہ ان کے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے۔ اس سے محمد نبی نہیں ہو سکتے۔ میں نے کہا وہ جھوٹے نبی مسیح کے معاً بعد ہوئے تھے۔ دو کا ذکر نئے عہد نامہ میں پایا جاتا ہے۔ اس نے کہا کوئی نہیں ہوا اس کا نام بتاؤ۔ میں نے اعمال سے ایک کا نام بار یسوع دکھا دیا۔ پھر میں نے کہا کہ انہوں نے "سب" نہیں کہا ہے۔ بلکہ بہت سے کہا ہے۔ اس روز بہت سے عیسائی سنتے رہے اور ان پر اثر بھی اچھا ہوا۔

بعث بعد الموت پر بحث

۱۵ر جون کو موضوع بحث بعث بعد الموت تھا۔ مسٹر گرین نے اپنا نقطہ نظر یہ پیش کیا کہ انسان فانی ہے جسم اور روح دونوں مر جاتے ہیں۔ لیکن جب مسیح دوبارہ آئیں گے تو ان مردوں کو زندہ کریں گے۔ گناہ سے موت آئی۔ اور پھر موت کے ذریعہ موت سے خلاصی ہوئی کیونکہ مسیح ہی بے گناہ شخص تھا جیسا کہ اس نے کہا نیک کوئی نہیں مگر ایک۔ میں نے آخرت کے متعلق اسلامی نقطہ نگاہ پیش کرتے ہوئے مسٹر گرین کے خیالات کی عقلی طور پر اور بائیبل سے تردید کی۔ اور بتایا کہ مسٹر گرین نے جو یہ کہا ہے کہ روح و جسم دونوں مر جاتے ہیں۔ بائیبل کی رو سے بھی غلط ہے۔ اور دوسرے لفظوں میں دہریت کی تائید ہے۔ یہ کہنا کہ نیک ایک ہی ہے اور وہ مسیح ہے نفس واقعہ کے لحاظ سے غلط ہے۔ کیونکہ لوقا کے بیان کی رو سے ذکریا اور ان کی بیوی دونوں خدا کے تمام احکام پر عمل کرنے والے خدا کی نظر میں بے عیب تھے۔ بلکہ مسٹر گرین نے مسیح کے قول کو بھی صحیح طور پر پیش نہیں کیا۔ کیونکہ مسیح کے قول سے تو مسیح بھی نیک ثابت نہیں ہوتے۔ مسیح کو ایک شخص نے نیک استاد کہہ کر خطاب کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے نیک تو صرف ایک ہے اور وہ خدا ہے۔ نیز مسٹر گرین یہ نہ بتا سکے کہ روح کے مرنے سے کیا مراد ہے۔ حاضرین میں سے بعض نے کہا کہ اسلامی نقطہ نگاہ معقول ہے۔

۲۹ر جون کو پھر اسی موضوع پر بحث ہوئی۔ سوالات کے موقع پر ایک شخص نے دریافت کیا کہ اسلام عیسائیت اور یہودیت میں بنیادی اصول کے لحاظ سے کیا فرق ہے۔ میں نے پہلے خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق بیان کیا کہ اگرچہ یہ سب مذاہب ابتدا میں توحید کے قائل تھے۔ حضرت مسیح نے بھی یہی تعلیم دی لیکن بعد میں عیسائیوں نے تثلیث اور الوہیت مسیح کے مسائل اپنے عقائد میں داخل کر لئے۔ جب ہم صفات باری کو دیکھتے ہیں تو پھر بھی ہمیں صاف اختلاف نظر آتا ہے۔ یہود کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت یہود تک ہی محدود تھی۔ عیسائی کہتے ہیں عیسائیوں تک۔ مگر قرآن عالمگیر قرار دیتا ہے۔ روحانی غذا کے لحاظ سے کہتا ہے کہ وہ رب العالمین ہے وہ سب کا رحمان ہے جیسے اس نے تمام قوموں کو ظاہری نعمتیں دیں ویسے ہی اس نے اپنی صفت رحمانیت کے ماتحت ان کی تربیت اور روح کے لئے بھی انہیں روحانی نعمتیں عطا کیں۔ اسی لئے اسلام کہتا ہے کہ خدا کے رسول تمام قوموں کے پاس آئے مگر دوسرے مذاہب یہود اور عیسائی وغیرہ ایسا نہیں مانتے۔ میں نے یہ باتیں تفصیل سے بیان کیں۔ جس سے حاضرین متاثر ہوئے ایک امریکن سپاہی سن کر کہنے لگا کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے میں بھی یہی مانتا ہوں۔ اور میرا بھی مذہب ہے جو آپ نے بیان کیا۔ اس نے مسٹر گرین سے یہ جواب سن کر کہ مسیح ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو گئے۔ کہا کہ مسیح صلیب پر مرے یا نہ مرے لیکن اس کے مرنے سے کہنا کہ وہ گناہوں کا کفارہ ہو گئے۔ ایک لغو خیال ہے۔ سامعین میں سے بعض مسجد میں بھی آئے جنہیں مطالعہ کے لئے کتب دی گئیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رسالت کی تصدیق میں نشانات کا ظہور

اور "پیغام صلح" کی خاموشی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت احمدیہ کے لئے حکم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

(۱) "جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھیراتا ہے۔ اور ہر تنازعہ کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔" ..... (تحفہ گولڑویہ طبع ثانی ضمیمہ حاشیہ صفحہ ۲۷)

(۲) "اگر حکم کا فیصلہ نہ مانا جاوے۔ تو پھر حکم کس چیز کا۔" (اعجاز احمدی صفحہ ۲۸)

(۳) "حکم اس کو کہتے ہیں۔ کہ اختلاف رفع کرنے کے لئے اس کا حکم قبول کیا جاوے۔ اور اس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث مرفوع کو بھی موضوع قرار دے ناطق سمجھا جاوے۔" (اعجاز احمدی صفحہ ۲۹)

(۴) "میری حیثیت ایک معمولی مولوی کی نہیں ہے۔ بلکہ میری حیثیت سنن انبیاء کی سی ہے۔ مجھے ایک سماوی آدمی مانو۔ تو پھر یہ سارے جھگڑے اور تمام نزاعیں جو مسلمانوں میں پڑی ہوئی ہیں۔ ایک دم میں طے ہو سکتی ہیں۔ جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر حکم بن کر آیا ہے۔ جو معنے قرآن شریف کے وہ کریگا۔ وہی صحیح ہوں گے۔ اور جس حدیث کو وہ صحیح قرار دے گا۔ وہی صحیح ہوگی۔"

(تقریر مندرجہ اخبار الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۱ء)

(۵) "اسلام نے بھی آخری مسیح کا نام حکم رکھا ہے۔ اور تمام دنیا کے مذاہب کا فیصلہ کرنے والا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۵)

حضور علیہ السلام کی تحریر و تقریر کے مطابق جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے بھی ایک وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مذہبی امور میں حکم ہی مانتے رہے۔ چنانچہ لکھا:۔

"حضرت مسیح موعود ایک حقیقی رہنما ہیں۔ اور ان کی جماعت ان کو جسقدر وہ ہے۔ ان کو اپنا پیشوا تصور کرتی ہے۔ اور اپنے عقائد اور اعمال کو ان کے عقائد اور اعمال کے مطابق بنانے کی کوشش کرنے والی ہے۔ ایک لاکھ یا زیادہ آدمی آپ کو خلیفۃ اللہ سمجھتا ہے۔ اور تمام مذہبی امور میں حکم خیال کرتا ہے۔"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۹ ستمبر ۱۹۰۲ء)

اب آیۃ کریمہ وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولًا کے متعلق حکم ربانی کا فیصلہ یہ ہے۔ کہ آسمانی عذاب رسالت کے ساتھ لازم ملزوم ہیں۔ موجودہ زمانہ کے ہیبتناک اور خوفناک عذاب اب مسلمہ طور پر دنیا کی تاریخ میں بے مثال اور بے نظیر ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان زلازل اور عذابوں کو اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

(۱) "اصل بات یہ ہے۔ کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ ما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولًا۔ خدا تعالیٰ دنیا میں عذاب نازل نہیں کرتا۔ جب تک پہلے اس سے کوئی رسول نہیں بھیجتا۔ یہی سنت اللہ ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ میں کوئی رسول پیدا نہیں ہوا۔ پس ان پر جو عذاب نازل ہوا۔ صرف میرے دعوے کے بعد ہوا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۳)

(۲) "پھر دوسری طرف یہ بھی فرمایا۔ وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولًا۔ پس اس سے مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کھلے طور پر قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کیونکہ جو شخص غور اور ایمانداری سے قرآن شریف کو پڑھیگا۔ اس پر ظاہر ہوگا۔ کہ آخری زمانہ کے سخت عذابوں کے وقت جبکہ اکثر حصے زمین کے زیر و زبر ہو جائینگے۔ اور سخت طاعون پڑے گی۔ اور ہر ایک پہلو سے موت کا بازار گرم ہوگا۔ اس وقت ایک رسول کا آنا ضروری ہے۔......" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۴)

(۳) "اسی طرح قرآن شریف میں یہ پیشگوئی ہے۔ ان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا (بنی اسرائیل) یعنی کوئی ایسی بستی نہیں۔ جس کو ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کرینگے۔ یا اس پر شدید عذاب نازل نہ کرینگے۔ یعنی آخری زمانہ میں ایک سخت عذاب نازل ہوگا۔ اور دوسری طرف یہ فرمایا وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولًا۔ اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

خلافت ثانیہ کے آغاز تک "پیغام صلح" اور اسکے ساتھ تعلق رکھنے والے لوگ بھی تمام آفات ارضی و سماوی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رسالت و نبوت کی صداقت کے ثبوت میں پیش کرتے تھے۔ چنانچہ "پیغام صلح" ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء اپنے اداریہ میں اسباب زوال اور تدابیر اصلاح حال کے زیر عنوان رقمطراز ہے....."وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولًا۔ یعنی ہم عذاب نازل نہیں کرتے۔ جبتک کہ رسول مبعوث نہ فرمالیں۔ اور ہمیں یہ دیکھکر حیرانی اور سخت تعجب ہوتا ہے۔ کہ دنیا تاں سفلی اسباب کے مقید دنیا دار ان تمام آفات ارضی و سماوی کو تو کھلم کھلا عذاب الٰہی مانتے ہیں۔ جن کا کئی سال سے پے در پے نزول ہو رہا ہے..... غرض ہمیں حیرت ہے۔ کہ عذابوں کے تسلیم کرنے والے لوگ تاں قرآن کریم پر ایمان رکھنے والے مسلمان اس رسول کی ضرورت سے کیوں غافل ہیں۔ جو خدائی قانون متذکرہ صدر کے مطابق نزول عذاب سے پہلے آنا چاہیئے تھا۔ اور لاریب وہ عین اپنے وقت پر آیا۔"

اسی طرح "پیغام صلح" نے "زور آور حملے" کے عنوان سے ۱۸ نومبر ۱۹۱۳ء کو لکھا:۔

"یہ ہولناک حادثات ارضی و سماوی ہمیشہ کسی نہ کسی شکل میں انسان کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے ظہور میں آتے رہتے ہیں۔ لیکن افسوس بہت تھوڑے ایسے ہیں۔ جو ان سے سبق عبرت لیکر اپنی اصلاح حال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ یہ حوادث یوں تو ساری ہی دنیا پر آگے پیچھے آتے رہتے ہیں۔ اور گذشتہ چند سالوں سے تو ان کا بہت ہی زور رہا ہے۔ لیکن اکیلے ہندوستان کے اندر سنین ماضیہ میں جتنی آفتیں اور مصیبتیں نازل ہوئیں۔ ان کی مجموعی تعداد شاید اور کسی ملک کی ہسٹری اتنی ہی مدت کی بابت پیش نہ کر سکے۔ آخر اسکی کوئی وجہ بھی؟..... خدا تعالیٰ رحم فرمائے اور ان لوگوں کو اس بات کی سمجھ دے۔ کہ وہ ظالم نہیں۔ اس کے عذاب بے گناہ مخلوق پر بلا اتمام حجت نہیں آیا کرتے۔ وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولًا۔"

اس نوٹ کے شائع ہونے کے ایک ماہ بعد ۱۸ دسمبر ۱۹۱۳ء کو "پیغام صلح" نے پھر اپنے ایڈیٹوریل نوٹ میں "مسلمان کیوں گر رہے ہیں؟" کی سرخی کے ماتحت یہ بھی لکھا کہ:۔ ..... "اس زمین کو کیا ہوگیا۔ یہ تو ابھی بیس سال پہلے آرام و سکون میں تھی۔ اب ہر طرف کیا شور و پکار ہے۔..... صاحبان اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ اسلام نے ہمارے ہاتھوں جام شہادت پیا۔ ہم نے اسے جنگلوں اور بیابانوں میں چھوڑ دیا۔ اسلام کو کیا چھوڑا خود ملعون ہو گئے۔ لیکن اللہ کی نصرت اپنے وعدوں کے مطابق اسلام کی امداد کے لئے آئی۔ اور یہ عذاب بتلاتے ہیں۔ کہ ما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولًا کے مطابق کوئی خدا کا رسول اور نائب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں نازل ہوا۔ تاکہ ایک قوم تیار کرے۔ جس کے اعمال مومنانہ ہوں۔ اور وہ کامیاب کئے جائیں۔ اور وہ جو نہ مانیں۔ ان کو زور آور حملوں سے جگایا جاوے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ لیکن دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کریگا۔"

الغرض "پیغام صلح" نے بڑی شد و مد سے آیت کریمہ وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولًا کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رسالت کو اس وقت آج سے تیس بتیس سال پہلے پیش کیا۔ جبکہ وہ سماوی و ارضی آفتیں جو اس کے نزدیک ایک نبی اور رسول کی بعثت کی مقتضی تھیں۔ نسبتاً کم اور اپنی شدت میں کمتر اور کم اثر تھیں۔ "پیغام صلح" کی مندرجہ بالا پر زور اور تحدی آمیز مقالوں کے شائع ہونے کے بعد دنیا کے عذابوں نے مسلمہ طور پر دنیا کو بہت زیادہ پریشان کیا۔ زمین کو زلزلوں کے شدید تر دھکے لگے۔ زمین تہ و بالا ہوگئی۔ اور انسان الامان الامان کہہ اٹھے۔ اذا زلزلت الارض زلزالھا وقال الانسان مالھا۔ اپنی پوری شان سے پورا ہوا۔ دنیا کی تاریخ میں سب سے پہلی اور پھر دوسری عالمگیر اور تباہ کن جنگ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق دنیا میں لڑی گئی۔ جنگ کی تباہ کاریوں نے مسلمہ طور پر گذشتہ تمام مصائب اور مظالم کی داستانیں دماغوں سے اتار دیں۔ دنیا نہاں در نہاں مشکلات میں پھنس گئی۔ اور جنگ اور اس کے مابعد کے اقتصادی اور سیاسی مسائل بذات خود مصائب اور زلازل کا رنگ اختیار کر گئے۔ بڑے بڑے دماغ دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش میں ناکام رہے اور ناکام رہینگے۔ جب تک کہ وہ تمام پیشگوئیاں اپنی پوری شان کے ساتھ پوری نہ ہوں اور دنیا ان مصائب کے اسباب پر غور نہ کرے۔ جن کی طرف "پیغام صلح" نے دنیا اور اسکے سفلی دنیاداروں کو آج سے بہت پہلے توجہ دلائی تھی۔

الغرض اس قدر شدید اور عالمگیر تباہی جس میں یورپ اور امریکہ کے صلیبی خدا کے علاوہ جزائر کا مصنوعی خدا بھی ان کی مدد نہ کر سکا۔ خود "پیغام صلح" کے تسلیم کردہ قانون الٰہی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رسالت کا ایک بین اور واضح ثبوت ہے۔ پیغام صلح اور اس کے متعلقین کا دعوےٰ ہے۔ کہ اب بھی ان کا مسلک وہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ اپنے عقائد میں بھی وہ کسی قسم کی تبدیلی اپنی طرف منسوب ہونے نہیں دیتے۔ لیکن اگر واقعی ان کے عقائد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تو پھر

(بقیہ ملاحظہ صفحہ ... کالم ...)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احساساتِ محبت و غم

حضرت ام طاہر اور حضرت میر محمد اسحٰق رضی اللہ عنہما و ارضاہما کی پے درپے وفات واقع ہونے پر بحالت تاثرات و احساسات محبت و غم ایک نظم بطور مرثیہ بقلب حزیں و چشم اشکبار اسی موقعہ پر تحریر میں لائی گئی۔ اس کے بعد اتفاق سے وہ نظم کہیں گم ہوئی۔ اور معلوم نہ ہو سکا۔ کہ کہاں گئی۔ ایک عرصہ کے بعد کاغذات سے اچانک مل گئی۔ جسے احباب کی خاطر پیش کیا جاتا ہے۔ نظم عربی ہے۔ اس کے ساتھ ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ جو بعض جگہ بطور حاصل بالمعنی مرقوم ہے۔

ابوالبرکات غلام رسول راجیکی

أَنَنْسٰی ذِکْرَ مَجْدِكِ أُمَّ طَاهِر!
اے ام طاہر کیا تیری بزرگی کا ذکر ہم بھول جائینگے ہرگز نہیں

وَکُلٌّ مِنْهُمَا قَدْ مَاتَ شَابًّا
اور دونوں کی موت جوانی کی عمر میں واقع ہوئی

لَقَدْ فَزِعَتْ قُلُوْبٌ عِنْدَ نَعْيٍ
موت کی اچانک خبر سنتے ہی دل گھبرا اٹھے

بِحُزْنِ الْقَلْبِ تَدْمَعُ کُلُّ عَيْنٍ
باعث حزن قلب ہر ایک آنکھ اشکبار ہو رہی ہے

وَلَوْلَا الْقَدْرُ يَمْنَعُ عَنْ نُفُوْسٍ
اگر قضاء و قدر جانوں کو موت سے نہ بچاتی

بِسَيْفِ الْهَجْرِ تَقْتُلُهٗ کُلَّ حِيْنٍ
ہجر کی تلوار کے ساتھ جو ہر وقت قتل کرنیوالی ہے

وَلٰکِنْ هُمْ أَرَوْا صَبْرًا جَمِيْلًا
لیکن اس نازک موقعہ پر سب نے صبر جمیل کا نمونہ دکھایا

وَمَرْيَمُ بُوْرِکَتْ فِيْ أَهْلِ بَيْتٍ
اور مریم کو اہلبیت مسیح موعود میں شامل ہونے سے برکت دیگئی

إِذَا مَا أُکْرِمَتْ مِنْ مَجْدِ مَحْمُوْدٍ
حضرت محمود کے تعلق زوجیت سے جب اسے اکرام نصیب ہوا

کَذٰلِكَ سَيِّدِيْ إِسْحَاقُ حِبِّيْ
اسیطرح کی فضیلت حضرت میر محمد اسحٰق کو ملی۔ جو میرے پیارے تھے

وَکَانَ أَخًا لِأُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَا
آپ حضرت ام المؤمنین کے حقیقی بھائی تھے

وَخَالَ الْمُصْلِحِ الْمَوْعُوْدِ مَجْدًا
اور آپ حضرت مصلح موعود کے حقیقی ماموں تھے

وَمَرْيَمُ قَدْ أَدَتْ مِنْ شَأْنِ مَرْيَمَ
حضرت مریم طاہرہ نے اپنی پاکیزہ زندگی سے حضرت مریم کی شان دکھائی

أَيَنْسَى الْقَوْمُ حَبْرًا مِثْلَ إِسْحَاق
اور کیا احمدی قوم حضرت میر محمد اسحٰق جیسے علامہ کو بھلا دیگی یہ کیسے ہو سکتا ہے

وَمَوْتُ الشَّابِّ فَاجِعَةُ الْآفَاق
اور قوم و ملت کیلئے نافع جوان کی موت تو دنیا بھر کیلئے دردناک حادثہ ہوتا ہے

وَقَدْ فُجِعَتْ نُفُوْسٌ بَعْدَ إِطْرَاق
اور موت کی خاموشی کے بعد جانیں دردمند ہو گئیں

وَلَوْعَةُ فُرْقَةٍ نَارُ الْإِحْرَاق
اور سوزش فرقت تو محبت والوں کے لئے جلا دینے والی آگ ہے

لَيَهْلِكُ مِنْ فِرَاقِ الْحِبِّ عُشَّاق
تو عشق والے اپنی محبوب کی جدائی کے باعث ضرور ہلاک ہو جاتے

دِمَاءُ الْعَاشِقِيْنَ جَرَتْ بِإِهْرَاق
عاشقوں کے خون بہانے سے بہتے رہتے

لَمُصْطَبِرٍ بِلَا صَخَبٍ وَإِشْلَاق
ایک ضبط اور صبر کو کام لینے والے کیطرح بلا کسی شور اور چیخنے چلانے کے

حَلِيْلَتُهُ ابْنِ مَهْدِيْنَا بِإِلْحَاق
اسلئے کہ سیدنا محمود ابن مہدی کی حرم ہوتے ہوئے اسے الحاق کی عزت نصیب ہو گئی

لَوَجَدَتْ شَأْنَ مَجْدٍ فَوْقَ مَا فَاق
تو اس کی پہلی شان اس سے اور بھی بڑھ گئی

بِفَضْلِ اللّٰهِ وَجَدَ الْفَضْلَ مَا رَاق
اور اللہ کے فضل سے ان کو وہ عزت ملی جو تعجب خیز تھی

تَوَلَّدَ بَعْدَ إِسْمٰعِيْلَ إِسْحَاق
اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل کے بعد حضرت میر محمد اسحٰق کا تولد ہوا

لِقُرْبِ مَسِيْحِنَا قَدْ وَجَدَ مَا فَاق
اور ہمارے مسیح موعود کے قرب و قرابت کے باعث آپ نے بہت بڑی فوقیت حاصل کی

أَرَى إِسْحَاقُ مِنْ أَوْصَافِ إِسْحَاق
ایسا ہی حضرت میر محمد اسحٰق نے حضرت اسحٰق نبی کے اوصاف کا نمونہ دکھایا

وَکُلٌّ مِنْهُمَا قَدْ عَاشَ بَارًّا
اور ہر ایک کی زندگی پاکبازانہ گزری

وَکَانَا سَيِّدَيْنِ بِحُسْنِ أَوْصَاف
اور دونوں سید بھی تھے اور صاحب اوصاف حسنہ بھی

وَمِنْ جُرْثُوْمَةِ السَّادَاتِ نَسْلًا
اور از روئے نسل دونوں بزرگ خاندان سادات سے تھے

وَکَانَا زِيْنَةَ الْإِسْلَامِ حَقًّا
اور دونوں از روئے حقیقت اسلام کی زینت تھے

لِهَادِي الدِّيْنِ سَعْيٌ بَعْدَ سَعْيٍ
دین کے بارے میں حضرت مریم کیطرف سے کوشش پر کوشش جاری رہتی

لِدِيْنِ اللّٰهِ أَشْهَرُ نَاصِرَات
حضرت مریم دینی خدمات کے لئے سلسلہ کی بہت مشہور نصرت دینے والی تھیں

بِحُسْنِ الْخُلْقِ تُصْبِيْ ذَائِرَات
حضرت مریم اپنی خوش خلقی سے ملنے والی عورتوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتی تھیں

تُوَاسِيْ ذَاتَ مَتْرَبَةٍ بِجُوْدٍ
حضرت مریم خاک افتادہ عورتوں کی بخشش سے ہمدردی کا اظہار کرتیں

وَقَدْ رَبَّتْ بَنَاتِ الْقَوْمِ جُهْدًا
حضرت مریم قوم کی بیٹیوں کی کوشش سے تربیت فرماتیں

وَکَانَ مُعَلِّمًا لِلّٰهِ دِيْنًا
اور دوسری طرف مرد لوگوں کو حضرت میر صاحب دین کی تعلیم بھی جوش سے دیتے

بَقَاءُ الْخَيْرِ نَسْلًا بَعْدَ نَسْلٍ
بقاء خیر کا سلسلہ نسلاً بعد نسل اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے

بِلَا عِلْمٍ وَإِيْمَانٍ وَأَعْمَال
علم اور ایمان اور اعمال کے بغیر

نِظَامُ الْقَوْمِ ظَاهِرُهٗ کَجِسْمٍ
قوم کا ظاہری نظام تو جسم کی طرح ہے

سَعَادَةُ قَوْمِنَا فِيْهِمْ کِرَامٌ
ہماری قوم کی خوش قسمتی ہے کہ ہم میں کئی طرح کے بزرگ پائے جاتے ہیں۔

مِنَ الْعُلَمَاءِ کَانَ وَحِيْدَ عَصْرٍ
علماء سے آپ یگانہ عصر تھے۔

مَجَالِسُ دَرْسِهٖ بَرَکَاتُ عِلْمٍ
آپ کے درس کی مجالس علمی برکات کا نمونہ تھیں

وَکَانَ بَيَانُهٗ سِحْرًا حَلَالًا
اور آپ کا حسن بیان سحر حلال کا حکم رکھتا تھا

بِإِحْسَانٍ وَإِيْثَارٍ وَإِشْفَاق
مخلوق پر احسان کرنیکے ساتھ اور ایثار اور شفقت سے

فَصَارَا خَادِمَيْنِ بِحُسْنِ أَخْلَاق
اور اسیر میر قومی و دینی خدمات کیلئے حسن اخلاق کیساتھ خادم بھی بنے

وَآلِ مُحَمَّدٍ مَحْبُوْبِ خَلَّاق
اور آلِ محمد سے جو محبوب خالق کے ہیں

لِخَاتَمِهٖ کَفَصٍّ ذِيْ مَا رَاق
اور اسلام کی انگشتری کیلئے نگینہ کا حکم رکھتے تھے جو نہایت خوبصورت اور خوب صورت تھے

لَهٗ فِي اللّٰهِ جُهْدٌ فَوْقَ مَا فَاق
اور اللہ کی راہ میں حضرت میر محمد اسحٰق بڑھ چڑھ کر کوشش فرماتے

لِمَجْدِ اللّٰهِ أَغْيَرُ مِنْ إِشْفَاق
اور حضرت میر محمد اسحٰق خدا کی بزرگی کیلئے بہت بڑی غیرت رکھتے تھے

وَمَنْ يَأْتِيْهِ يَجْعَلُهٗ لَمُشْتَاق
اور جو حضرت میر محمد اسحٰق کو ملنے آتا۔ وہ ان کے لئے اپنا مشتاق بنا لیتے

يُوَاسِيْ کُلَّ مِسْکِيْنٍ بِإِشْفَاق
اسی طرح حضرت میر محمد اسحٰق ہر مسکین سے شفقت کیساتھ ہمدردی کرتے

لِتَهْذِيْبٍ وَإِصْلَاحٍ وَأَخْلَاق
اس غرض سے کہ تا لوگوں کی تہذیب، اصلاح اور اخلاق درست ہوں

کَإِدْرِيْسٍ بِتَدْرِيْسٍ وَإِسْبَاق
آپکا سلسلہ درس و تدریس بالکل حضرت ادریس کے مشابہ تھا

بِإِصْلَاحٍ وَتَرْبِيَةٍ وَأَخْلَاق
کہ قوم کی اصلاح و تربیت اور اخلاق کی درستی ہوتی رہے اور نسلاً بعد نسل سلسلہ

فَلَا يُرْجٰى لِقَوْمٍ فَتْحُ آفَاق
کسی قوم کا دنیا کو فتح کر لینا امید کے خلاف بات ہے

نِظَامُ الرُّوْحِ مِنْ إِصْلَاحِ أَعْمَاق
اور حقیقی نظام روح کی درستگی کا ہے جو قوم کی گہرائیوں کو اصلاح سے تعلق رکھتا ہے

وَمِنْهُمْ مَنْ تُوُفِّيَتْ بِإِشْرَاقٍ
اور انہی میں سے وہ بزرگ بھی تھے جنکا انتقال ہوا جو روشن خورشید تھے

مِنَ الْفُضَلَاءِ فَضْلًا فَاقَ مَنْ فَاق
اور فضلاء سے از روئے فضیلت فائق سے فائق تھے

بِهَا الْأُمِّيُّ بُوْرِكَ فَوْقَ حُذَّاق
ایک امی کو بھی ان سے وہ برکت حاصل ہوتی جس سے وہ بڑے بڑے دانشمندوں سے بڑھ جاتا

فَتَخْضَعُ عَظْمَةٌ جِيْدُ أَعْنَاق
جسکے سامنے عظمت الٰہی یاد آنے سے گردنیں جھک جاتیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وَكَانَ مُؤَيَّدًا فِي كُلِّ مَوْطِنٍ
میدان مقابلہ میں آپ خدا سے تائید یافتہ تھے
وَقُوَّةِ نُطْقِهِ لِمُنَاظَرَاتٍ
اور آپ کی قوت گویائی مناظروں میں ایسی تھی
وَإِنَّ كَلَامَهُ شِفَى صُدُوْرًا
آپ کا کلام صدوری وساوس کیلئے شفاء بخش تھا۔
يُسَهِّلُ كُلَّ مَرْمُوْزٍ عَوِيْصٍ
آپ معانی مرموزہ اور پیچیدہ کو سہل بنا دیتے
إِذَا مَرَّ الْحَدِيْثُ بِشَرْحِ نَقْدِهِ
جب آپ کسی حدیث کے متعلق نقد و نظر کے طور پر گفتگو فرماتے
وَيَنْفُخُ رُوْحَ دِيْنِ اللّٰهِ فِي الْقَوْمِ
اور آپ قوم کے اندر دین اللہ کی روح پھونکتے رہتے
وَيُعْرَفُ بَيْنَنَا شَيْخَ الْحَدِيْثِ
اور آپ ہم احمدیوں کے درمیان شیخ الحدیث مشہور تھے
يَشَبَّهُ مَسِيْحُنَا قَدْ وَجَدَ نُطْقًا
ہمارے حضرت مسیح پاک کے چھوٹے کی باعث آپ نے بہت بڑی شان نطق پائی تھی
سَقَى مِنْ فَيْضِهِ كَأْسًا فَكَأْسًا
مسیح پاک نے آپ کو اپنے فیض سے جام پر جام پلائے
وَيُعْرَفُ فِي تَعْدِيْلٍ وَجَرْحٍ
اور آپ علم حدیث کے فن تعدیل و جرح کے خوب شناسا تھے
لَهُ فَصْلٌ عَجِيْبٌ فِي الْقَضَايَا
متعد باتوں کے بارے میں آپ کا فیصلہ عجیب ناطق ہوتا
يُحِبُّ الصِّدْقَ طَبْعًا كُلَّ حَالٍ
آپ ہر حال میں طبعی طور پر صدق سے محبت رکھنے والے تھے
وَأُكْرِمَ نَاظِرَ الضِّيَافَةِ الْعَامِّ
اور آپ کو ناظر ضیافت کے معزز عہدہ پر فائز فرمایا گیا تھا
وَلِيُعْرَفْ لَدَى مَسَاكِيْنَ وَفُقَرَاءَ
مسکین اور فقیر لوگ آپ کو خوب پہچانتے تھے
وَحَسِبَهُ الْيَتَامٰى مِثْلَ آبَاءٍ
اور یتیم اور لاوارث بچے تو آپکو باپ کی طرح سمجھتے
بِفُرْقَتِهِ لَتَدْمَعُ عَيْنُ حُزْنٍ
آپکی فرقت کے باعث اندوہگین آنکھ اشکبار ہو جاتی ہے۔
سِهَامُ الْمَوْتِ مَا طَاشَتْ وَفَجَأَتْ
موت کے تیر خطا نہ گئے اور اچانک پکڑ لیا

حُجَّتُهُ لِإِبْطَالٍ وَإِحْقَاقٍ
آپ اپنی حجت نیرہ سے ابطال باطل اور احقاق حق بخوبی کر کے دکھاتے
لِأُفْحِمَتِ الْعِدَا مِنْ بَعْدِ إِقْلَاقٍ
کہ بحث کرنیوالے دشمنوں کو بےچین کرنے کے بعد لاجواب کر دیتی
لِسَمِّ الدَّهْرِ مِنْ أَقْسَامِ تِرْيَاقٍ
کفریات زمانہ کی زہریلی تاثیروں کے لئے از قسم تریاق تھا
بِتَكْشِيْفِ الْغَوَامِضِ عِنْدَ إِغْلَاقٍ
اور مبہم امور کو مشکل پیدا ہونے پر منکشف فرما دیتے
لَأُعْجِبَ سَامِعِيْنَ بِحُسْنِ مَا سَاقَ
تو سامعین کو کلام کے حسن سلاست سے تعجب میں ڈال دیتے
بِتَعْلِيْمٍ وَتَرْبِيَةٍ وَأَخْلَاقٍ
کیا بلحاظ تعلیم کے اور کیا بلحاظ تربیت و اخلاق کے
وَفِي تَفْسِيْرِ تَنْزِيْلٍ لَقَدْ فَاقَ
اور قرآن کریم کی تفسیر کے بارہ میں بھی آپکا پایہ بہت بلند تھا
فَرُوْحُ الْقُدْسِ أَنْطَقَهُ بِإِنْطَاقٍ
جس کے نتیجہ میں روح القدس کے بلانے سے ہی آپ بولتے تھے
فَمَنْ يَسْقِيْ كُؤُوْسًا مِثْلَهُ سَاقٍ
پس ایسے جام آپ کی طرح اور کون ساقی ہے جو پلا سکے
بِبَسْطَةِ عِلْمِهِ مِنْ شَرْحِ مَا لَاقَ
اور اپنے علم کی بسطت اور وسعت کے ذریعے ہر موقع پر حسب مناسبت شرح فرما دیتے
بِبُرْهَانٍ قَوِيٍّ عِنْدَ إِحْقَاقٍ
احقاق حق کے موقع پر آپ قوت دلائل سے کام لیتے
فَيُصَدِّقُ وَعْدَهُ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقٍ
اسی بنا پر آپ کا ہر وعدہ وثوق اور صداقت پر محمول ہوتا
وَمُطْعِمًا لَهُمْ مِنْ فَيْضِ رَزَّاقٍ
اور آپ عام مہمانوں کی ضیافت کیلئے جو حقیقی معنوں میں رزاق کے فیض کے ماتحت تھی انتظام فرمایا کرتے تھے
لِشَفْقَتِهِ عَلَيْهِمْ عِنْدَ إِمْلَاقٍ
بہ سبب اس شفقت کے جو آپ کی طرف سے ان پر تنگدستی کی حالت میں وقوع میں آتی
لِمَعْرُوْفٍ يَلِيْ بِهِمْ بِإِنْفَاقٍ
اس نیکی اور نیک سلوک کی وجہ سے جو آپکی طرف سے انکی کفالت پر خرچ کرنے سے ہوتا
إِذَا ذُكِرَتْ مَحَاسِنُهُ لِمُشْتَاقٍ
جبکہ آپ کے محاسن کا ذکر کسی مشتاق کے سامنے کیا جاتا ہے۔
إِلٰى أَنْ مَا وَجَدْنَا فُرْصَةَ الرَّاقِ
یہاں تک کہ معالج کے علاج کی فرصت بھی کافی طور پر ہمیں نہ مل سکی

فَذُقْنَا مِنْ كُؤُوْسِ الْمَوْتِ كَأْسًا
آپ کی موت کے باعث موت کے پیالوں میں سے ہمیں بھی ایک پیالہ چکھنا پڑا
وَيُظْلِمُ عَالَمٌ مِنْ مَوْتِ عَالِمٍ
ایسے بڑے جید عالم کی موت سے تو ایک عالم تاریکی میں مبتلا ہو جاتا ہے
وَكَانَ حَبِيْبَنَا وَحَبِيْبَ قَوْمٍ!
آپ ہمارے حبیب اور ہماری ساری قوم کے حبیب تھے۔
حَيَاةُ الصَّالِحِيْنَ بِذِكْرِ خَيْرٍ
صالح لوگوں کی زندگی موت کے بعد بھی دنیا میں ذکر خیر سے قائم رہتی ہے
وَإِنَّ الدَّهْرَ يَمْحُوْ كُلَّ نَقْشٍ
اور زمانہ ہر ایک نقش کو مٹاتا چلا جاتا ہے
وَبَعْدَ الْمَوْتِ حَيٌّ كُلُّ بَارٍّ
ہر ایک نیک اور پارسا موت کے بعد بھی زندہ ہے۔
فَطُوْبٰى لِلَّذِيْ قَدْ عَاشَ بَارًّا
پس خوشی ہے جس نے دنیا میں پاک زندگی گذاری
رَأَيْنَا الْخَيْرَ مِنْ أَخْيَارِ قَوْمٍ
ہم نے قوم کے اچھے سے اچھے لوگ بھی دیکھے
فَقَدْنَا رَبَّنَا حِبْرًا عَظِيْمًا
اے ہمارے رب ہم نے ایک عظیم الشان عالم گم کیا ہے
وَنَرْجُوْ رَحْمَةَ الْمَوْلٰى بِصَبْرٍ
اور ہم صبر کے ساتھ اپنے مولیٰ کی رحمت کے امیدوار ہوتے ہیں
وَنَدْعُوا اللّٰهَ يَرْحَمُ أُمَّ طَاهِرٍ
اور ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ام طاہر پر اپنا رحم فرمائے
وَيَحْفَظُنَا جَمِيْعًا كُلَّ يَوْمٍ
اور اللہ تعالیٰ ہم سب کی روزانہ حفاظت فرمائے
لِسَيِّدِنَا مَسِيْحِ الْخَلْقِ حَقًّا
سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
لِيَقْبَلْ دَعْوَةَ الْمَحْزُوْنِ فَضْلًا
اس محزون خاطر کی دعا کو اپنے فضل سے ضرور ہی قبول فرمائے
أَنَا الْمَحْزُوْنُ وَالرَّاجِيْ لِفَرَحٍ
میں بوقت ام طاہر اور میر محمد اسحق کی موت سے اندوہگین اور غم فرقت سے بھرا ہوا ہوں اور اس حزن سے نجات پانے کیلئے امیدوار فرحت ہوں

وَصَارَ الْعَيْشُ مُرًّا بَعْدَ مَا ذَاقَ
اور آپ کی وفات کے بعد زندگی ہی تلخ ہو گئی
وَهَلْ مِنْ بَعْدِ ضَوْءِ الشَّمْسِ إِشْرَاقٌ
اور کیا یہ ہو سکتا ہے کہ سورج کی روشنی کے بعد بھی روشنی موجود ہے
وَذِكْرُ فُيُوْضِهِ خَيْرٌ لَهُ بَاقٍ
آپ تو چل بسے لیکن آپکے فیوض کا ذکر آپکے لئے بطور ذکر خیر باقی رہنے والا ہے
وَإِنَّ الدَّهْرَ يَذْكُرُهُمْ كَمُشْتَاقٍ
اور لاریب زمانہ مشتاق کی طرح ان کا ذکر کرتا رہتا ہے
سِوٰى نَقْشِ الْمَحَبَّةِ خَطَّ عُشَّاقٍ
سوا ایسے نقش کے جو محبت کا نقش ہے اور عشاق کا لکھا ہے
حَيَاةُ الْفِسْقِ مِنْ مَوْتِ الْفُسَّاقِ
اور فسق و فجور کی زندگی فاسقوں کیلئے دنیا میں بھی موت ہے
وَإِلَّا أَيْنَ وَقْتٌ لِلَّذِيْ شَاقَ
ورنہ موت کے بعد خدا رسول کی مخالفت کرنیوالے کو تلافی کیلئے کہاں وقت ملے
وَلٰكِنْ مَا رَأَيْنَا مِثْلَ إِسْحَاقٍ
لیکن ہمیں حضرت میر محمد اسحاق کی خوبیوں کا انسان نظر نہیں آتا
فَأَعْطِ الْقَوْمَ أَنَّا مِثْلَ إِسْحَاقٍ
پس تو اپنے فضل سے احمدی قوم کو اسحاق جیسا بہتر قائم مقام عطا کر کے تلافی فرما
لِيَفْتَحَ بَابَ نَصْرٍ بَعْدَ إِغْلَاقٍ
تا کہ وہ ایک دروازہ بند کئے جانے کے بعد ہم پر دوسرا کھولدے
وَيَخْفِضَ رَافِعًا دَرَجَاتِ إِسْحٰقَ
اور میر محمد اسحق کے درجات کو بلند کر نیکے ساتھ ان کی مغفرت فرمائے
وَيَوْمًا فِيْهِ لَا حَامٍ وَلَا وَاقٍ
اور نیز اس روز کہ جس میں اسکے سوا کوئی حمایت کرنیوالا اور بچانیوالا نہیں ہوگا۔
وَمُصْلِحَ قَوْمِهِ هَادِي الْآفَاقِ
اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی خاطر
يُبَدِّلُ قَيْدَ إِخْوَانٍ بِإِطْلَاقٍ
اور اندوہوں کی قید کو آزادی سے تبدیل فرمائے
وَلِلْمَمْلُوْكِ بِالْفَرَحِ إِعْتَاقٌ
اور غلامی کے طوق والے غلام کے لئے اس سے بڑھ کر کیا خوشی ہو سکتی ہے کہ اسے آزاد کئے جانے سے فرحت نصیب ہو

أَنَا الْقُدْسِيُّ مِنْ تَقْدِيْسِ مَا تِيْ
میرا قدسی تخلص ہونا اپنے رب کی تقدیس کے باعث سے ہے
فَأَرْجُوْ فَضْلَهُ مِنْ فَيْضِ مَا سَاقَ
پس میں اسکے فضل کا امید رکھتا ہوں کہ وہ تجھے اپنے اللہ جب بخانیس سے عمر دراز بخشیگا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بقیہ مضمون صفحہ ۴

چشم ما روشن دل ما شاد پیغام صلح اور ان کے امیر اب کیوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رسالت کو اس شان اور زور سے پیش نہیں کرتے جس سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے عہد خلافت سے صرف چند ماہ پہلے نسبتاً معمولی اور کم قصاب اور زلازل کے برپا ہونے پر کیا کرتے تھے۔ نتیجہ صاف ہے کہ اس وقت وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول مانتے تھے اور آیت ماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا کو حضور علیہ السلام کے استدلال کے مطابق پوری شدومد سے پیش کیا کرتے تھے۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں (حضور کی صداقت پر دلالت کرنے والی) ناقابل تردید طور پر پوری بھی ہوں اور فلا یظہر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول کا اصل حضور کی صداقت اور رسالت کو پکار پکار کر پیش کرے تو بھی "پیغام صلح" قطعی طور پر خاموش رہتا ہے اور وہ حضور کی باتوں کو جو حضور کو خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا۔ یہ کیوں اس لئے کہ وہ "حضور کو دل سے قبول نہیں کرتا۔ کیونکہ اس میں نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پائی جاتی ہے۔ پس وہ حضور میں سے نہیں"…… ورنہ کیا وجہ ہے کہ اب وہ ان صداقتوں کے اظہار کے مواقع پیدا ہونے پر جن کو "پیغام صلح" ایک وقت ببانگ دہل حضور کی رسالت کی تصدیق کے طور پر پیش کیا کرتا تھا۔ اب مبہوت ہو جاتا ہے فاعتبروا یا اولوا الابصار

خاکسار رحمۃ ابراہیم بی اے آف تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

وصیتیں

نوٹ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔
سیکرٹری مقبرہ بہشتی

نمبر ۸۱۸۵ منکہ رسول بخش ولد چودھری حاکم دین صاحب قوم جٹ سرا پیشہ زمینداری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن چک $\frac{6}{11}$ ڈاک خانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{4}$ ۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ساڑھے بارہ کیلے اراضی واقعہ چک $\frac{6}{11}$ میں بلا شرکت غیرے ہے۔ اور ساڑھے بارہ کیلے اراضی ریاست بہاولپور چک تارا گڑھ مذکورہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد رسول بخش موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد حاکم دین والد موصی گواہ شد چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۷۹۹۰ منکہ کرم الٰہی ولد قاضی علی الٰہی قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{11}{6}$ ۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں میری ماہوار آمد ۵۶ روپے ہے اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ تنخواہ کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اپنی آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ العبد کرم الٰہی عباسی گوجرانوالہ حال کیمپ ۳۰۵ ع ٹی ایلڈ پارک ای۔ ای علا۱ اے بی پی۔ او۔
گواہ شد۔ والد امیر احمد
گواہ شد۔ رشید احمد ساکن بھینی بانگر

نسوانی گولیاں

عورتوں کی جملہ مخصوص تکالیف۔ زیادتی۔ کمی۔ کمر درد۔ کمی خون اور عام کمزوری کے لئے اور بے قاعدگی کی دردوں میں اکسیر ہیں۔
مکمل کورس۔ /8/3

حمیدیہ فارمیسی قادیان

حب مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کے دور کرنے کا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے۔ مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت ۴۰ عدد گولیاں دس روپے علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ

دوا خانہ خدمت خلق قادیان

اعلان رشتہ

ایک مخلص احمدی لڑکی کے لئے جس کی عمر ۱۴ سال ہے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی میٹرک پاس ہے اور جاٹ قوم سے ہے۔ لڑکا زمیندار قوم جاٹ۔ راجپوت یا مغل اور تعلیم یافتہ ہو۔ اور برسر روزگار ہو۔ درخواستیں ناظر امور عامہ قادیان کے پتہ پر آنی چاہئیں۔
ناظر امور عامہ قادیان

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

اعلان بحالی حصص

جملہ حصہ داران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بورڈ آف ڈائرکٹرز نے اپنے اجلاس مورخہ یکم اگست ۱۹۴۴ء میں فیصلہ کیا ہے کہ ایسے حصص جو بوجہ عدم ادائیگی بقایا اقساط ضبط ہو کر دوبارہ فروخت نہ ہو چکے ہوں۔ ان کو چار آنہ فی حصہ تاوان ڈال کر بحال کر دیا جائے۔ اس لئے ایسے حصہ دار جن کے حصص بوجہ ادائیگی ضبط ہو چکے ہوں۔ اور کمپنی نے ان کو دوبارہ فروخت نہ کیا ہو۔ چار آنہ فی حصہ تاوان معہ بقایا اقساط ادا کر کے ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۴ء تک اپنے ضبط شدہ حصص بحال کرا سکتے ہیں۔ تاریخ مقررہ کے بعد کوئی رقم وصول نہ کی جائے گی۔ یہ آخری موقعہ ہے جو حصص بحال کرنے کے لئے حصہ داران کو دیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد بحالی حصص کا موقع نہ مل سکے گا۔

المعلن۔ **مینیجنگ ڈائرکٹر**

اس زمانہ میں تمام جہان پر خدا تعالیٰ کا غضب

خدا تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جب لوگ اپنی زندگی کی غرض و غایت بھول جاتے ہیں اور دن رات دنیوی خواہشات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ انکو پھر راہ راست پر لانے کے لئے ایک مصلح مبعوث فرماتا ہے۔ جب لوگ اس کو نہیں مانتے۔ اور اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ ان پر مختلف اقسام کا عذاب نازل کرتا ہے۔

خدا تعالیٰ کے اس قانون سے ہر ایک قرآن دان خوب واقف ہے۔ اس زمانہ کے لوگوں کا بھی یہی حال ہے۔ اس لئے اس زمانہ میں ایک **ربانی مصلح مبعوث** کیا گیا۔ لاکھوں لوگوں نے جو اس ربانی قانون سے واقف تھے یا واقف ہو گئے۔ انہوں نے ان کو سر و چشم مان لیا۔ مگر دنیا کے کثیر لوگوں نے انکار کیا۔ اس لئے اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مختلف اقسام کے عذاب نازل ہو رہے ہیں۔

اس زمانہ کے عظیم الشان ربانی مصلح کی صداقت کے متعلق۔ اردو۔ انگریزی لٹریچر ایک لاکھ روپیہ کے انعام کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ جو کہ ہر ایک کو مفت ارسال کیا جاتا ہے۔

خادم الاسلام **عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن**

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۴ ستمبر۔ ساڑھے تین سال کے بعد برطانوی جنگی جہاز سنگاپور کی بندرگاہ میں پہنچے۔ اس بندرگاہ کو بچانے کے لئے بارودی سرنگیں بچھی ہوئی تھیں۔ جن کو صاف کیا گیا۔ ریئر ایڈمرل ہالینڈ عنقریب سنگاپور پہنچنے والے ہیں۔ اور دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے وہ اپنے جہاز پر ہی جاپانی نمائندوں سے ہتھیار رکھنے کے معاہدہ پر دستخط کرائینگے۔

لنڈن ۴ ستمبر۔ ایڈمرل مونٹ بیٹن نے جاپانی کمانڈر کو حکم دیا ہے۔ کہ سنگاپور اور اس کے ارد گرد کے علاقہ میں جاپانی سپاہیوں کی تعداد کم کردی جائے۔ تاکہ اتحادی سپاہی بغیر کسی گڑ بڑ کے اتر سکیں۔

شملہ ۴ ستمبر۔ گورنر برما کانڈی روانہ ہو گئے ہیں۔ تاکہ لارڈ لوئی مونٹ بیٹن سے برما کے متعلق بات چیت کریں۔

واشنگٹن ۴ ستمبر۔ کل ٹوکیو کے قریب امریکی فوجوں نے چار اور ہوائی میدانوں پر قبضہ کر لیا ہے امریکی فوجیں اس امر کی منتظر ہیں۔ کہ کب انہیں ٹوکیو میں داخل ہونے کی اجازت ملے۔ کافی مضبوط اور طاقتور فوجوں کو اتارا جائیگا۔ تا اگر جاپانی مقابلہ کریں۔ تو ان سے نپٹ سکیں۔

لنڈن ۴ ستمبر۔ کل وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ایٹلی نے ایک تقریر میں بتایا کہ برطانیہ کو اب کیا کام کرنا ہے۔ آپ نے کہا اب سب سے پہلے ہمیں اپنے ملک۔ نو آبادیوں اور ہندوستان کے سپاہیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ جو زمانہ امن کو قریب ترلانے کا باعث بنے۔ اگر اب ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو نہ سمجھا۔ تو وہ فوائد جو ہم حاصل کر سکتے ہیں۔ ان سے محروم رہ جائینگے۔ ہمیں سب قوموں سے میل رکھتے ہوئے ایک نظام قائم کرنا چاہیئے۔ جو لڑائی کو ہمیشہ کے لئے ختم کردے۔

ٹوکیو ۴ ستمبر۔ آج جاپانی پارلیمنٹ کا خاص سیشن شروع ہوا۔ خیال ہے۔ کہ بادشاہ جاپان بھی شریک ہوں گے۔

ٹوکیو ۴ ستمبر۔ جنرل میکارتھر نے حکم دیا ہے۔ کہ ٹوکیو ریڈیو سے غیر ملکی زبان میں براڈ کاسٹ بند کردیا جائے۔ صرف جاپانی زبان میں پروگرام براڈ کاسٹ ہوں۔

لنڈن ۴ ستمبر۔ ساؤتھ ایسٹ ایشیا کمانڈ کا ایک مشن سیام کی حکومت سے بات چیت کرنے کے لئے جلدی بنکاک پہنچ جائیگا۔ اور ہتھیار ڈالنے اور اتحادی قیدیوں کو چھوڑنے کے متعلق بات چیت کریگا۔ سیام میں برطانوی فوجیں ہتھیار رکھوائیں گی۔

نیویارک ۴ ستمبر۔ لیفٹیننٹ جنرل کارل سپاٹ نے اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ اگر کسی وجہ کے باعث اس امر کی ضرورت پیش آئی۔ تو امریکن ہوائی جہاز ۲۴ گھنٹوں میں جاپان پر کم از کم آٹھ ہزار ٹن بم پھینک دیں گے۔ اور اس کے خود جاپانی ذمہ دار ہوں گے۔

لنڈن ۴ ستمبر۔ ٹوکیو نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ وزیر تعلیم نے ٹوکیو میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ غیر ممالک کے مبلغوں کو جاپان آنے کی آزادی ہوگی۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ بڑی تعداد میں مبلغین یہاں آئینگے۔

لنڈن ۴ ستمبر۔ کل صبح ۶ بجکر ۴ منٹ پر جنرل میکارتھر نے جاپان کے اطاعت نامہ پر دستخط کر دینے کا اعلان کیا۔ جو ۴ سو الفاظ پر مشتمل تھا۔ اس اعلان نے دوسری عالمگیر جنگ اور سلطنت جاپان کو ختم کر دیا۔

لنڈن ۴ ستمبر۔ کل برطانیہ میں خبروں سے سنسر اٹھا لیا گیا۔ یہ اعلان جاپان کے اطاعت نامہ پر دستخط کرنے کے بعد کیا گیا۔ سنسر ۶ سال تک رہا۔ اب دنیا کے ہر مقام کو روزانہ خبریں بھیجی جائینگی۔

لنڈن ۴ ستمبر۔ سلطنت جاپان تین ہزار سال سے قائم تھی۔ لیکن اس ہفتہ سے ختم ہوگئی ہے۔

چنگکنگ ۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مارشل چیانگ کائی شیک اور چینی کمیونسٹ لیڈروں میں عارضی سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ چنگکنگ گورنمنٹ نے آل پارٹیز گورنمنٹ بنانا اور نیشنل اسمبلی کو ایک سال کے لئے ملتوی کرنا منظور کر لیا ہے۔

لنڈن ۴ ستمبر۔ جاپانی نیوز ایجنسی نے خبر دی ہے۔ کہ نانکنگ میں اترنے والی برطانوی فوجوں نے جب جاپانی فوجوں کو غیر مسلح کرنے کی کوشش کی۔ تو وہاں معمولی پیمانہ پر فسادات شروع ہوگئے۔ بالآخر برطانوی اور جاپانی نمائندوں میں بات چیت کے ذریعہ فسادات پر قابو پا لیا گیا۔

لنڈن ۴ ستمبر۔ ایتھنز سے اشارۃً بتایا گیا ہے۔ کہ شہزادی الزبتھ جو برطانیہ کی ولیعہد شہزادی ہیں۔ کی سگائی ہو گئی ہے۔ اخبار کا اشارہ شہزادی الزبتھ اور شہزادہ فلپ کی سگائی کی طرف ہے۔ شہزادہ فلپ اس وقت برما میں ہیں۔ اور لارڈ مونٹ بیٹن کے ایڈی کانگ کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ لندن میں شاہی خاندان نے اس اطلاع پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔

لنڈن ۴ ستمبر۔ مانچسٹر گارڈین نے اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ بے شک جاپانی شکست اس قدر قطعی اور فیصلہ کن ہے۔ کہ چالاکی اور ہوشیاری سے اسے بدلا نہیں جا سکتا۔ جاپانی حکام اس بات کی کوشش کرینگے۔ کہ جاپان پر اتحادی قبضہ کے کام میں آسانیاں پیدا کر کے اتحادیوں کو تبدیلیٔ دل کا ثبوت مہیا کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ خلوص حقیقی ہے یا نمائشی۔

الہ آباد ۴ ستمبر۔ پنڈت جواہر لعل نہرو نے ہندوستان کے نظم و نسق پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان میں برطانوی نظام سر سے لیکر پاؤں تک ناکارہ اور گندا ہو چکا ہے۔

طہران ۴ ستمبر۔ ایران کے ایک اعلیٰ فوجی افسر نے بتایا۔ کہ حکومت ایران نے روسی حکومت کو پروٹسٹ کا نوٹ بھیجا ہے۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ شمالی ایران میں گڑ بڑ کی روک تھام کے لئے اس کو بلا روک ٹوک قدم اٹھانے دیا جاوے۔ اس علاقہ پر روسی فوج کا قبضہ ہے۔ اور ایران کے سرکاری حلقوں کا خیال ہے۔ کہ یہ گڑ بڑ روسی ٹوڈی نامی انتہاپسندوں کی پارٹی سے کرا رہے ہیں۔ تاکہ ان کو وہاں فوجوں کو رکھنے کا بہانہ مل جائے۔

نیویارک ۴ ستمبر۔ وزیر اعظم جاپان ہیگاشی کونی نے جاپان کی طرف سے ہتھیار ڈالنے کے بعد اپنے پہلے بیان میں کہا۔ جاپانیوں کو نہایت عاجزی سے اتحادی احکام کی تعمیل کرنی چاہیئے۔ ہمارے دل تلخی سے بھرے پڑے ہیں۔ لیکن امپیریل کمانڈ جاری ہوچکا ہے۔ اور خواہ ہمارے لئے یہ سب کچھ کتنا ہی ناقابل برداشت کیوں نہ ہو۔ ہم بادشاہ کی رعایا ہیں۔ اور وہ جو کچھ کہیں ہمیں بلاحیل و حجت منظور کر لینا چاہیئے۔ اور ناقابل برداشت کو بھی برداشت کر لینا چاہیئے۔ شاہ جاپان نے اس موقعہ پر اپنے اعلان میں کہا۔ کہ جاپان پر آج تک کسی غیر ملکی طاقت نے قبضہ نہیں کیا۔ لیکن ہم اتحادیوں کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ اور ہمیں ان کے احکام پر پوری وفاداری سے عمل کرنا چاہیئے۔ شکست نامہ جس پر جاپانیوں سے دستخط کروائے گئے۔ بارہ انچ لمبا اور اٹھارہ انچ چوڑا تھا۔

ٹوکیو ۴ ستمبر۔ آج جاپانی ریڈیو نے ایک اعلان میں بتایا کہ بدھ سے لیکر جمعہ تک پندرہ ہزار سے زیادہ سپاہی ٹوکیو میں داخل ہو جائینگے۔ جاپانی پولیس کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ امن قائم رکھنے میں کوشاں رہے۔ تمام سرکاری دفاتر اور پبلک آرگنائزیشنیں اپنا اپنا کام کرتی رہینگی۔ شہریوں سے بھی کہا گیا ہے۔ کہ وہ روزانہ حسب معمول کام کرتے رہیں۔

لنڈن ۴ ستمبر۔ جنوبی کیوشو میں کچھ اور فوجیں اتر گئی ہیں۔ برطانوی بیڑا سنگاپور میں فوجیں اتارنے کے لئے لنگر ڈالے کھڑا ہے۔

لنڈن ۴ ستمبر۔ برطانوی فوجیں ملایا کے شمال میں پنیانگ پر اتر چکی ہیں۔ لوگوں کے ہجوم نے ان کو دیکھ کر خوشی سے تالیاں بجائیں۔

لنڈن ۴ ستمبر۔ لارڈ لوئی مونٹ بیٹن نے سنگاپور کے جاپانی کمانڈر کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ تمام ایسی تفاصیل بتائے۔ جن سے برطانوی فوجوں کو جاوا میں اترنے میں مدد ملے۔

لنڈن ۴ ستمبر۔ مارسینس ٹوسٹک کو جو برطانیہ کی امیر ترین عورت کہی جاتی ہیں۔ ان کے خاوند نے ایک ہوسٹل میں ان کو بیہوش پایا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد وہ مر گئیں۔ ان کی عمر چالیس سال تھی۔ اور ان کے خاوند کی عمر ۲۸ سال ہے۔ ان کی جدی جائیداد کی قیمت ایک کروڑ پونڈ بتائی جاتی ہے۔

نئی دہلی ۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ جون تک ہندوستانی فوج کے ۹ لاکھ سپاہی لام بندی ٹوٹ جانے کی وجہ سے فارغ ہو جائینگے۔

ماسکو ۴ ستمبر۔ جنرل سٹالن نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ جنگ ختم ہو گئی ہے۔ سنہ ۱۹۰۴ء میں جاپان نے روس کو سخت شکست دی تھی۔ اور اس کے بعد سائبیریا کی خوفناک جنگ ہوئی۔ اس سیاہ داغ کو دھونے کے لئے بیتابی سے اس دن کا انتظار کر رہے تھے۔ پورے چالیس سال کے بعد ہمیں موقعہ نصیب ہوا۔ کہ ہم جاپان سے انتقام لے سکیں۔ اب جنوبی سکھالین اور جزائر کوریل پر ہمارا قبضہ رہے گا۔